

یہ مطلب ہے کہ خودکشی کر کے بطن الارض کی راہ لے لی جائے بلکہ منشأ نبوت یہ ہے کہ ایسے حالات میں مقتدر و رہبر جدوجہد کی جلے حتیٰ کہ فتح مندری و نیلک نامی اور شرافت و عزیمت کا بلند مقام حاصل کر لیا جائے ورنہ مقابلہ کرتے کرتے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی جائے کہ اس دور میں کسی خوش نصیب کو ایسی دولت مل جائے تو بسا غنیمت ہے ۵

یہ تیرہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

بلوچستان اسمبلی کا قتل، جمہوریت آمریت کی راہ پر!

جمہوریت کے قیام اور نئی حکومت کے استحکام کی خشیتِ اول میں ارباب اقتدار نے بلوچستان کے عوام کے فیصلے کو ایک سازش سے ٹھکرا دینے کا اہانت آمیز اقدام کرتے ہوئے بلوچستان اسمبلی کو توڑ دیا جمہوری روایات کے اعتبار سے یہ سب حد درجہ نامناسب اور المناک حادثہ ہے اور پھر اس لحاظ سے تو حد درجہ گھٹیا، سوقیانہ اور قابل ہزار مذمت ہے کہ وہاں پر علماء کی ایک مؤثر قوت موجود تھی اور اچھے اور دینی ماحول اور اسلامی انقلاب کے اثرات متوقع تھے جو کام باپ نے بلوچستان میں حصولِ اقتدار کے ۳ ماہ بعد کیا تھا وہ بیٹھی نے ۳ دن میں انجام دے ڈالا — وینا اس پر ہزار حیرت و استعجاب کا اظہار کرے ہمارے نزدیک یہ کوئی غیر متوقع امر نہیں تھا پیپلز پارٹی، اپنی ہیئت، اصل مزاج، اور اپنے عمل و کردار کے لحاظ سے سوردی قیادت، آمریت اور فسطائیت کی روایات اور نامزدگی کے اصولوں پر چلنے والی ایک غیر جمہوری جماعت ہے جسے جمہوریت کی امید کی کرن ہرگز نہیں قرار دیا جاسکتا۔

برسرِ اقتدار آنے کی صلاحیت اور جمہوریت قائم رکھنے کی اہلیت دو مختلف چیزیں ہیں جنہیں آپس میں گڈ مڈ نہیں کیا جانا چاہئے۔ ہم نے پہلے سے کہہ دیا تھا کہ یہ پارٹی برسرِ اقتدار آئے گی تو جمہوریت نہیں فسطائیت لائے گی چنانچہ عملاً برسرِ اقتدار آتے ہی بلوچستان اسمبلی توڑ کر جمہوریت کا ستیاناس کر کے ترسیدگانِ جمہوریت کو بری طرح مایوس کر دیا۔

کاروانِ علمِ ارحم، دانشانِ علومِ نبوت اور قافلہ شاہ ولی اللہ کے کارکن اور حضرت شیخ الہند کے مشن کے علمبردار قائدِ شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دکی رہنمائی اور سرپرستی میں مسلسل یہی جنگ لڑتے رہے کہ لادین قوتوں سے اتحاد اور پیپلز پارٹی کے ساتھ رفاقت میں مسلمانوں کے مسلسل جدوجہد اور قربانیوں کے نتیجے میں بحال جمہوریت یا انقلاب کے نقد ثمرات دینی قوتوں کی جھولی میں آنے کے بجائے پیپلز پارٹی اور بقول مولانا سمیع الحق ایک "مؤنٹ جمہوریت" کی جھولی میں گر جائیں گے۔ ہم نے گزشتہ دور میں دیکھا اور اب بھی سب دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان کی تمام تر سیاسی پارٹیاں، سیاست برائے سیاست میں الجھی ہوئی ہیں ان کی ساری سیاست خلافت

سیاست دانوں کے اپنے مسائل، ذاتی مفادات، جہاد و منصب اور مقاصد تک محدود ہوتی ہے۔ یہاں سب اپنے اپنے پیرہن کی بات کرتے ہیں۔ جہانگیر قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور مولانا سمیع الحق نے اول روز سے واضح طور پر پوری قوم کے سامنے اپنے اس موقف کا اظہار کر دیا تھا کہ،،، کے مارشل لا کے بعد پیپلز پارٹی کا اصل مسئلہ خود کو ایک عظیم سیاسی قوت کے طور پر از سر نو زندہ کرنا، اپنے گھناؤنے ماضی، اپنے بدترین نظریات، پارٹی منشور سے انحراف، بنیادی حقوق کی تاراجی، عدلیہ کی بے اختیاری، طلبہ پر مظالم، سیاسی کارکنوں پر تشدد، مزدوروں اور مظلوموں کے سینوں کو گولیوں سے چھلنی کرنے، اخبارات پر پابندیاں، علماء کی توہین، مساجد کی بے حرمتی، دینی مدارس میں شراب کی بوتلیں انڈلوانے، دینی اقدار اور اسلامی تعلیمات سے استہزاء، بے پردگی اور فحاشی کے فروغ اور اس نوع کے سنگین جرائم کو عوام کے ذہنوں سے محو کرنے، فسطائیت اور آمریت کے مکروہ چہرے پر جمہوریت پسندی کا روغن چڑھانے اور سب کو پیچھے دھکیل کر یا اپنا معا دن اور وکیل صفائی بنا کر حزب اختلاف کی واحد جامعیت کے طور پر خود کو ابھارنا تھا۔ جب لادین مغربی جمہوریت کے چمپین سیاستدان اور ان کے رفقاء یہ کارنامہ انجام دے چکے تو حصول اقتدار کی نگین آرزو کے قریب ترین امکانی مرحلے میں پیپلز پارٹی نے سب کو استعمال شدہ کارٹوس کے خول کی طرح دور پھینک دیا۔ اور اب بلوچستان اسمبلی میں ایک بھرپور علمی اور دینی قوت کو تاراج کرنے سے اس کا اصل چہرہ مزید نکھر کر بے نقاب ہو گیا ہے اور آج حرف بہ حرف ہمارے درست موقف کی تصدیق ہو گئی ہے۔

☆ ساڑھے سات سال تک لادین قوتوں کے اتحاد کی تشکیل اور تحلیل کے مختلف مراحل اور اب بلوچستان میں جمہوریت کے قتل سے جو بنیادی حقیقت ابھر کر سامنے آئی ہے اس سے لادینیت کے اتحاد میں مرکزی کردار ادا کرنے والے سیاستدانوں کی بصیرت و بصارت، سوچ بوجھ، اور ان کی فکر و فراست کا معیار و مقام اور پیپلز پارٹی کی عمل شناسخت بھی بحال ہو گئی ہے اپنے دور اقتدار سمیت گذشتہ گیارہ سال سے اس نے اپنی فسطائیت آمریت اور تخریب کاری کے مکروہ چہرہ پر جمہوریت پسندی کی جو خوشنما اور فریب کارانہ نقاب چڑھا رکھی تھی بلوچستان اسمبلی توڑنے سے وہ نقاب بھی اتر گئی۔ تحریک بحالی جمہوریت کے پُر فریب نام سے تحریک بحالی آمریت کی جو ہم چلائی جا رہی تھی اس کے حقیقی محرکات اب ان تمام سیاستدانوں پر بھی منکشف ہو رہے ہیں جو دانستہ یا نادانستہ طور پر اس کے غلبہ و فروغ کا زینہ بن چکے تھے۔ اور جسے ہم مسلسل الحق کے ادارتی صفحات میں اور ملکی سیاست کے پلیٹ فارم سے بیانگ دہل ظاہر کرتے آئے ہیں۔ وہ تمام دانشور جنہوں نے پیپلز پارٹی کو وفاق کے تحفظ کی آخری امید اور بقائے جمہوریت کی واحد علامت باور کرانے کی مساعی مشکو فرمائی تھیں اب بے چارے پینترے بدلنے میں مصروف ہیں۔



اہل علم و ادب بصریت تو روز اول سے دو اور دو چار کی طرح اس حقیقت کو سمجھ پائے تھے اور مسلسل سمجھتے چلے آئے تھے کہ ماسکو کے محذوں، اسرائیل اور یہودیوں اور بھارت کے ہندوؤں کی مشترکہ میراث اور ان کی امیدوں کے مراکز سے قوم و ملت بالخصوص دینی اور مذہبی خیر خواہی کی توقع نجات کے مرہطہ پر عطر کی خوشبو تلاش کرنا ہے اور یہ حقیقت کسی بڑی مقدار عقل کے بغیر بھی واضح ہو جاتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ پیپلز پارٹی کی فسطائیت کو جمہوریت کا ببادہ اوڑھنے، اسے وفائی کے تحفظ کی آخری امید باور کرانے اور عوام کے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوششوں میں جو سیاسی رہنما عمداً، سہواً یا قلت علم و شعور کی وجہ سے عوام کو گمراہ کر رہے تھے اور مبتلائے گناہ تھے اب ان سب کی آنکھیں بھی کھل گئی ہیں اور خدا کرے کہ آئندہ بھی کھلی رہیں۔

اب بھی موجودہ حالات میں ہمارا ٹھوس موقف یہی ہے کہ پیپلز پارٹی حزب اختلاف کو باہم ناچاکی، اختلافات اور انتشار میں ڈال کر سب کو تنکا تنکا کر کے وٹنی پارٹی آمریت قائم کرے گی۔ اور اس طرح سوشلزم دہریہ لادینیت، مرزائیت اور شیعیت کے غلبہ اور ترویج کا ذریعہ بنے گی۔

نیز اپنے غلبہ ص مزاج کے پیش نظر سودا بازی کر کے آٹھویں ترمیم کے مکمل خاتمے کی صورت میں بعض اصلاحات مثلاً قرارداد مقاصد کی موثر حیثیت، شرعی عدالتیں، نفاذ شریعت آرٹویٹس، امتناع قادیانیت آرٹویٹس، حدود آرٹویٹس، سودی نظام کے خاتمے کے بعض اقدامات ارکان اسمبلی کے لئے شرائط و اہلیت، صدر اور وزیر اعظم کے درمیان اختیارات کے توازن کی تیسخ کا بدترین اقدام کر گزرنے میں کوئی باک نہیں محسوس کرے گی۔ لہذا حزب اختلاف کے تمام رہنماؤں سے ہماری یہی گزارش ہے کہ خدا را! حزب اختلاف میں رہ کر مضبوط موقف اور ناقابل شکست وحدت کا مظاہرہ کیجئے۔ بد امنیت سیاسی اور گروہی تعصب، ذاتی مفادات اور مقاصد کو بلائے طاق رکھ کر قومی، ملی اور ملکی سطح کے عظیم کارہائے نمایاں انجام دیجئے کہ ملکی سلامتی، قومی یکجہتی اور آپ کی رہنمائی و قیادت کے بھی یہی تقاضے ہیں اور مومن کی توشان بھی یہی ہے کہ وہ ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاسکتا۔

وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمت سے

زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فسر دا

جمہوری حکومت کا پہلا تحفہ، سزایافتہ مجرموں، عالمی ڈاکوؤں اور قاتلوں کی جان بخشی

لادین مغربی جمہوریت و حقیقت فسطائیت اور وٹنی پارٹی آمریت کا سب سے پہلا تحفہ اور قوم کے لئے اصلاحی اور بہترین معاشرتی سوغات بین الاقوامی سطح کے بدنام مجرموں، کراچی سے پان ایم کا لیبارہ اغوا کرنے والے پانچ فلسطینیوں